السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس دروازے سے باہر نکلی تو تجھے طلاق بھی ہوگی اور تو میری ماں ' بہن کی طرح مجھ پر حرام بھی ہوگی 'لیکن افسوس کہ وہ دروازے سے باہر نکل گئی لیکن اس دروازے سے نہیں 'جس کی طرف میں نے اشارہ کیا گیا 'اس بیوی کے بطن سے چونکہ میرے تین بچے بھی ہیں 'لہٰذا سوال یہ ہے کہ میں نے جو کہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور مجھ پر کیا واجب ہے تاکہ میں رجوع کرلوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سواب کا جواب دینے سے پہلے میں سوال کرنے والے بھائی اور دیگر لوگوں کی خدمت میں یہ نصیحت کروں گا کہ وہ الفاظ کے ساتھ اس طرح کا کھیل تماشا نہ کریں 'کیونکہ اس طرح کے امور یں تلاعب کھیل انہیں مشکلات میں بتلا کر دیتا ہے بلکہ فتویٰ دینے والوں کو بھی مشکلات میں ڈال دیتا ہے 'ایسی مشکلات میں جن کی کوئی حد نہیں ہوتی 'لہٰذا جو شخص قسم کھانا چاہے 'اسے چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کے نام کی قسم کھائے اور پھر عقل مند شوہر کو تو اس طرح کی باتوں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی 'وہ تو منع کرنے کے کسی بھی کلمہ سے اپنی بیوی کو منع کرسکتا ہے 'ہاں البتہ وہ مرد جو اپنی کے سامنے کمزور ہو اور وہ اس کی خواہشات ہی کے پیچھے لگا رہے 'خواہ وہ حق کیخلاف ہی کوں نہ ہو 'تو وہ مرد عقل اور مردانگی کے اعتبار سے ناقص ہے ۔ لیکن انسان کو چاہئے کہ وہ سختی کے بغیر قوی اور کمزوری کے بغیر نرم ہو اور اہلخانہ کے سامنے ایسے الفاظ استعمال کرے جن کا وزن اور قیمت ہو تاکہ وہ خوشگوار زندگی بسر کرسکیں 'میرا یہ مقصد نہیں ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے سامنے سختی اور درشت روئی کا مظاہرہ کرے اور ان سے ہشاش بشاش چہرے سے پش ہی نہ آئے بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہشاش بشاش 'خوش وخرم اور نرم خو ہونے کے ساتھ ساتھ عقل مند 'مضبوط 'مستحکم اور غیر مغلوب ہو۔

مذکورہ سوال کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو اس دروازے سے نکلی تو تجھے طلاق اور تو میری ماں بہن کی طرح مجھ پر حرام ہے 'تو یہ بات دو حالتوں سے خالی نہیں:

ایک تو یہ کہ وہ اسے محض منع کرنا چاہتا ہے اس کا مقصد اسے طلاق دینا یا اپنے اوپر حرام کرنا نہیں ہے 'لیکن شدت سے منع کرنے کیلئے اس نے گفتگو کی یہ صورت اختیار کی 'تو اس حالت میں ان الفاظ کا حکم قسم کا ہوگا 'جیسا کہ اہل علم کا راجح قول یہی ہے 'لہٰذا اگر وہ دروازے سے نکل جائے تو اس سے اسے طلاق نہیں ہوگی 'ہاں البتہ اس پر کفارہ قسم واجب ہو جائیگا اور اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں کہ وہ اسی مخصوص دروازے سے نکلے یا گھر کے کسی اور دروازہ سے 'کیونکہ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد گھر سے نکلنے سے منع کرنا تھا 'کسی معین دروازے سے نکلنے سے منع کرنا نہ تھا 'الا یہ کہ اس معین دروازے میں کوئی ایسی خاص بات ہو جو اس کی تخصیص کا تقاضا کرتی ہو تو پھر حکم اسی دروازے ہی کے ساتھ خاص ہوگا۔

دوسری حالت یہ ہے کہ ان الفاظ سے اس کا ارادہ طلاق اور تحریم ہی کا ہے تو اس حالت میں اگر وہ اس دروازے سے یا گھر کے کسی بھی دروازے سے نکل جائے تو اسے طلاق ہو جائیگی اور اس کا شوہر مظاہر ظہار کرنے والا ہوگا 'لہٰذا جب اسے طلاق ہو جائے اور اس سے پہلے شوہر نے اسے دو طلاقیں نہ دی ہوں تو اسے رجوع کا حق ہے 'لیکن اس وقت تک وہ بیوی کے قریب نہیں جا سکتا جب تک ظہار کا کفارہ ادا نہ کرے دے اور وہ یہ کہ ایک مومن غلام گردن کو آزاد کرے 'اگر وہ موجود نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ۔

یاد رہے کہ اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ وہ عورت اسی معین دروازے سے نکلی ہے یا گھر کے کسی اور دروازے سے کیونکہ الفاظ سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد تھا کہ وہ گھر سے باہر نہ نکلے 'حتی کہ اگر وہ دیوار پھلانگ کر نکل جائے تو پھر بھی یہی حکم ہوگا 'الا یہ کہ اس معین دروازے میں کوئی ایسی خاص بات ہو جو تخصیص کا درجہ رکھتی ہو تو اس صورت میں کسی دوسرے دروازے سے باہر نکلنے کی صورت کی میں نہ عورت کو طلاق ہوگی اور نہ مرد کیلیئے ظہار ثابت ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 313

محدث فتویٰ